سوال

(89) کیا بعد نماز فرض ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا درست ہے یا بدعت۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ یں کہ بعد نماز فرائض کے ہاتھ اٹھا کر کر دعا مانگنا درست ہے یا بدعت، زید کہتا ہے، کہ بعد نماز فرائض کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بدعت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صاحب فہم پر مخفی نہ رہے، کہ بعد نماز فرائض کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ومستحب ہے۔ اور زید مخطی ہے۔ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال مامن عبد بسط کفیہ فی دبر کل صلوۃ ثم یقول اللھم الھی الہ جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اسئلک ان تستجیب دعوتی فانی مضطر وتعصمنی فی دینی فانی بتلی وتنالنی برحمتک فانی مذنب وتنفی عنی الفقر فانی متمسکن الاکان حقا علی اللہ عزوجل ان لایرد یدیہ خائبتین رواہ الحافظ ابو بکر بن السنی۔ عن الاسود العامری عن ابیہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفجر فلما سلمہ انحرف ورفع یدیہ ودعا الخ رواہ الحافظ ابو بکر بن ابی شیبۃ فی مصنفہ

ترجمہ: آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو آمی نماز کے بعد اپنے ہاتھ پھیلا کر کہے، اے میرے، اور جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے خدا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ کہ تو میری دعا کو قبول فرمایا، میں بے قرار ہوں، میرے دین کو محفوظ رکھ میں فتنوں میں بتلا ہوں، مجھے اپنی رحمت م لے لے، میں گنہگار ہوں، میرے فقر کو دور کردے میں مسکین ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی نہ پھیرے۔ ترجمہ: اسود عامری کے باپ کہتے ہیں کہ میں گنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز صبح پڑھی، جب آپ نے سلام پھیرا تو رخ ہماری طرف کیا، اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگی۔

اور حافظ جلال الدینؒ نے اپنی کتاب فض الوعافی احادیث رفع الیدین فی الدعاء میں روایت کیا ہے۔ محمد بن یحییٰ اسلمی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ کو دعا میں مگر جب فارغ ہوتے نماز سے اور کہا ہے، اس حدیث کے راوی جتنے ہیں سب ثقہ ہیں۔ عن محمد بن یحییٰ الاسلمی قال رأیت عبد اللہ بن الزبیر ورأی رجلا رافعا یدیہ قبل ان یفرغ من صلوتہ فلما فرغ منھا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یرفع یدیہ حتی یفرغ من صلوتہ ورجالہ ثقات

ترجمہ: عبد اللہ بن زبیر نے ایک آدمی کو دیکھا، اس نے پوری نماز پڑھنے سے پہلے ہی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتا گیا۔ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

اور نیز ابو دائود میں ہے کہ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب سوال کرو اللہ تعالیٰ سے تو سوال کرو بطون کف اپنے کے ساتھ اور نہ سوال کرو اس سے ساتھ ظہور کف اپنے کے۔ عن مالک بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سألتم اللہ فسئلوہ ببطون اکفکم ولا تسئلوہ بظھورھا فاذا فرغتم فامسحوا بھا وجھہ رواہ ابو داؤد۔ اور ترمذی میں ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہاتھ دعا میں اٹھاتے تو نہیں چھوڑتے تھے یہاں تک کہ مسح کرتے اپنے منہ کو۔ عن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع یدیہ فی الدعالم یحطھما حتی

يمسح بهما وجهه رواه الترمذی اور نیز مشکوۃ کے صفحہ ۱۸۷ میں ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بندہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے، تو اللہ شرم کرتا ہے کہ اس کے ہاتھ خالی پھیر دے۔ عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم حی کریم یستحیی من عبده اذا رفع یدیه ان یردهما صفرا رواه الترمذی وابوداؤد والبیهقی فی الدعوات الکبیر۔ علاوہ اس کے دعا میں ہاتھ اٹھانا شریعت من قبلنا سے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ بخاری صفحہ ۴۷۵ میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب ہاجرہ کو چھوڑ کر چلے، پھر جب کہ ثنیہ کے پاس پہنچے، تو قبلہ کی طرف منہ پھیر کر ہاتھ اٹھا کر دعا کی، امام نووی صاحب عبداللہ بن عمرو بن العاص کی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں هذا حدیث مشتمل علی کثیر من الفوائد ومنها استحباب رفع الیدین فی الدعاء انتهی اور ادب المفرد کے صفحہ ۸۹ میں ہے۔ عن عکرمة عن عائشة انه سمعه منها انها رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو رافعا یدیه یقول اللهم انما انا بشر فلا تعاقبنی ایما رجل من المومنین اٰذیته او شتمته فلا تعاقبنی فیه۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نے کہا، میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے دیکھا۔ آپ کہہ رہے تھے۔ اے اللہ میں بھی ایک آدمی ہوں۔ اگر میں نے کسی مومن کو کوئی تکلیف دی ہو، یا کوئی سخت کلامی کی ہو تو مجھے معاف کر دینا۔

وعن ابی هریرة قال قدم الطفیل بن عمرو الدوسی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دوسا عصت وابت فادع اللہ علیها فاستقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القبلة ورفع یدیه فظن الناس انه یدعوا علیهم فقال اللهم اهد دوسا وائت بهم۔

ترجمہ: طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسول دوس نے نافرمانی کی اور دین حق کا انکار کیا، آپ ان پر بد دعا کریں۔ تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کیطرف متوجہ ہوئے، اور اپنے ہاتھ اٹھائے۔ لوگوں نے سمجھا کہ آپ ان پر بد دعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا! اے اللہ دوس کو ہدایت دے۔ اور ان کو میرے پاس لا۔

پس ان احادیث سے ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے۔ اور دعا میں ہاتھ اٹھانا مسنون طریقہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 220-222

محدث فتویٰ